حوالہ نمبر:6155/39	فتویٰ نمبر:	سائل:حامد خالد لطیف	مجیب: شیر علی
مفتی :ابولبابہ شاہ منصور	مفتی: فیصل احمد	مفتی:	مفتی:
کتاب: جائز و ناجائز امور کا بیان	باب: کھانے پینے کے مسائل		تاریخ: 29-3-2018

"کاپی لواک" اور "بلیک آیوری" نامی کافی کا حکم

محترم مفتی صاحب!

کاپی لواک (kopi luwak)اور بلیک آیوری(black ivory)کافی کی دو اقسام ہیں جن کے بیجوں کو بالترتیب ایک بلی نما جانور (civet)اور ہاتھی کے فضلے سے حاصل کیا جاتا ہے۔کافی کا پھل دو چیزوں پر مشتمل ہوتا ہے گودا اور بیج۔ان جانوروں کا معدہ گودے کو تو ہضم کرلیتا ہے، لیکن بیج کو ہضم نہیں کرپاتا، جس کی وجہ سے یہ بیج فضلے کے ساتھ ہی خارج ہوجاتے ہیں۔ان بیجوں کو فضلے سمیت جمع کرلیا جاتا ہے۔اس کے بعد اچھی طرح دھوکر، دھوپ میں خشک کرکے بھون لیا جاتا ہے اور پھر اسے پیس کر پاؤڈر بنالیا جاتا ہے۔اول الذکر زیادہ تر انڈونیشیا، فلپائن، ویتنام وغیرہ میں تیار ہوتی ہے اور دوسری تھائی لینڈ میں تیار کی جاتی ہے۔یہ دونوں قسم کی کافیاں، عام کافی کے مقابلے میں منفرد ذائقے کی حامل اور خوشبودار ہوتی ہیں۔عام کافی کڑوی ہوتی ہے، جبکہ ان دونوں میں کڑواہٹ نہیں ہوتی اور ان کا ذائقہ نہایت لذیذ اور پسندیدہ ہوتا ہے۔غذائی ماہرین کے مطابق ان بیجوں میں آنتوں کے مخصوص درجہ حرارت کی وجہ سے کسی نہ کسی درجے میں عمل تخمیر شروع ہوجاتا ہے اور یہی وہ مرحلہ ہے جس میں ان کے ذائقے میں تبدیلی واقع ہوتی ہے، البتہ خارج ہونے والے بیج بظاہر مکمل ہوتے ہیں اور کسی ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہوتے اور بیجوں میں اگنے کی صلاحیت بھی باقی رہتی ہے۔

واضح رہے کہ فقہ شافعی کے علماء نے ان دونوں قسم کی کافی کے حلال ہونے کا فتوی دیا ہے اور دلیل کے طور پر درج ذیل عبارات ذکر کی ہیں:

قال أصحابنا رحمهم الله: إذا أكلت البهيمة حبا وخرج من بطنها صحيحا، فإن كانت صلابته باقية بحيث لو زرع نبت، فعينه طاهرة، لكن يجب غسل ظاهره لملاقاة النجاسة؛ لأنه وان صار غذاءا لها فما تغير إلى الفساد، فصار كما لو ابتلع نواة وخرجت فإن باطنها طاهر ويطهر قشرها بالغسل، وإن كانت صلابته قد زالت بحيث لو زرع لم ينبت فهو نجس. ذكر هذا التفصيل هكذا القاضي حسين والمتولي والبغوي وغيرهم.(المجموع شرح المهذب :2/ 573)

نعم، لو رجع منه حب صحيح صلابته باقية بحيث لو زرع نبت كان متنجسا لا نجسا، ويحمل كلام من أطلق نجاسته على ما إذا لم يبق فيه تلك القوة. ومن أطلق كونه متنجسا على بقائها فيه كما في نظيره من

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
دارالافتاء جامعۃ الرشید سے جاری ہونے والا ہر فتوی درج کیے گئے سوال کے مطابق دیا جاتا ہے، اگر صورتحال پوچھے گئے سوال کے برعکس ہو تو یہ فتوی کالعدم سمجھا جائے گا۔
المفتی آن لائن ALMUFTI ONLINE

الروث، وقياسه في البيض لو خرج منه صحيحا بعد ابتلاعه بحيث تكون فيه قوة خروج الفرخ أن يكون متنجسا لا نجسا. (نهاية المحتاج: 240/1)

ولو راثت أو قاءت بهيمة حيا، فإن كان صلبا بحيث لو زرع نبت، فمتنجس يغسل ويؤكل، وإلا فنجس. ولم يبينوا حكم غير الحب.

قال شيخنا: والذي يظهر أنه إن تغير عن حاله قبل البلع ولو يسيرا فنجس، وإلا فمتنجس. (إعانة الطالبين: 99/1)

دریافت طلب امر یہ ہے کہ فقہ حنفی کی رو سے جانور کے فضلے سے اگر بیج صحیح سالم باہر آئے تو اسے دھو کر استعمال کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ چاہے یہ استعمال غذا کے لیے ہو یا بدن پر خارجی استعمال کی شکل میں ہو، مثلا: مرہم، کریم وغیرہ کیں شامل کیا جائے۔

الجواب باسم ملهم الصواب

جانور کے فضلے میں اگر کوئی بیج پایا جائے اور وہ پھولا نہ ہو، نہ ہی اس میں نجاست نے سرایت کیا ہو تو فقہ حنفی کے مطابق وہ فی نفسہ حرام نہیں ہو جاتا، لہذا اسے دھو کر استعمال کر لینے کی گنجائش ہے۔ لیکن قصدا حلال چیز کو حرام نجس چیز سے ملانا بلاشبہ ناجائز اور مکروہ ہے، لہذا محض خوشبو اور ذائقے کی خاطر بالقصد و ارادۃً پاک حلال اشیاء کو نجاست میں سے گزارنے کا عمل درست نہیں۔ اب یہاں تین قسم کے افراد یا ادارے ہیں: ایک وہ کمپنی جو یہ عمل کرتی ہے، دوسری وہ کمپنی جو دھلے ہوئے بیج کو کاروباری مقاصد کے لیے استعمال کرتی ہے، تیسرا وہ صارف جو اسے پیتا ہے۔ یہ عمل کرنا تو حلال چیز کو قصدا نجس چیز سے ملانے کی وجہ سے ناجائز ہے، البتہ دھل جانے کے بعد دوسری کمپنی کے خریدنے میں یہ کراہت نسبتا کم ہو جاتی ہے، لیکن اسے کاروبار یا پیشہ بنانا کراہت سے خالی نہیں۔ جبکہ صارف کی صورت میں کراہت مزید کم ہو جائے گی، لیکن طبیعت سلیمہ ایسے عمل سے گزرنے والی چیز سے گھن کھاتی ہے، نیز ایسی چیزیں خریدنے سے ایسا مکروہ کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی بھی ہوتی ہے، لہذا بچنا بہر حال بہتر ہو گا۔

قال العلامة الحصكفي رحمه الله: شعير في بعر أو روث صلب يؤكل بعد غسله، وفي خثي لا.

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله: قوله: (شعير إلخ) في التتارخانية: إذا وجد الشعير في بعر الإبل والغنم يغسل ويجفف ثلاثا ويؤكل، وفي أخثاء البقر لا يؤكل. قال في الفتح: لأنه لا صلابة فيه.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
دارالافتاء جامعۃ الرشید سے جاری ہونے والا ہر فتوی درج کیے گئے سوال کے مطابق دیا جاتا ہے، اگر صورتحال پوچھے گئے سوال کے برعکس ہو تو یہ فتوی کالعدم سمجھا جائے گا۔
المفتی آن لائن ALMUFTI ONLINE

ثم نقل في التتارخانية عن الكبرى أن الصحيح التفصيل بالانتفاخ وعدمه، ويستوي فيه البعر والخثي اهـ أي: إن انتفخ لا يؤكل فيهما وإلا أكل فيهما، وبحث نحوه في شرح المنية، وبما ذكرنا علم أن قوله صلب مرفوع صفة ثانية ل "شعير" فافهم. (ردالمحتار: 410/2)

يكره غسل الأرز والعدس والماش ونحوه في بالوعة يتناثر فيها كذا في القنية. (الفتاوى الهندية: 339/5)

(والجلوس في مكان مرتفع)؛ تحرزا عن الماء المستعمل.

قوله: (تحرزا إلخ)؛ لوقوع الخلاف في نجاسته، ولأنه مستقذر؛ ولذا كره شربه والعجن به على القول الصحيح بطهارته. (الدر المختار مع ردالمحتار: 127/1)

ثم ذكر الفروع إلى أن قال في اللقمة: وإن أخرجها ثم أعادها فلا كفارة وهو الأصح؛ لأنها صارت بحال تستقذر ويعاف منها، فدخل القصور في معنى الغذاء اهـ ملخصا. (الدر المختار مع ردالمحتار: 349/1)

(وكذا يكره... وبول وغائط في ماء ولو جاريا) في الأصح. وفي البحر أنها في الراكد تحريمية، وفي الجاري تنزيهية.

قوله: (في ماء ولو جاريا إلخ)؛ لما روى جابر بن عبد الله عن النبي - صلى الله عليه وسلم - أنه نهى أن يبال في الماء الراكد. رواه مسلم والنسائي وابن ماجه، وعنه قال: نهى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - أن يبال في الماء الجاري. رواه الطبراني في الأوسط بسند جيد. والمعنى فيه أنه يقذره، وربما أدى إلى تنجسه. وأما الراكد القليل فيحرم البول فيه؛ لأنه ينجسه ويتلف ماليته ويغر غيره باستعماله. والتغوط في الماء أقبح من البول، وكذا إذا بال في إناء ثم صبه في الماء أو بال بقرب النهر فجرى إليه، فكله مذموم قبيح منهي عنه. قال النووي في شرح مسلم: وأما انغماس المستنجي بحجر في ماء قليل، فهو حرام لتنجيس الماء وتلطخه بالنجاسة، وإن كان جاريا فلا بأس به، وإن كان راكدا فلا تظهر كراهته؛ لأنه ليس في معنى البول ولا يقاربه، لكن اجتنابه أحسن اهـ. كذا في الضياء المعنوي شرح مقدمة الغزنوي. (الدر المختار مع ردالمحتار: 342/1)

واللہ سبحانہ وتعالی أعلم

شیر علی

دارالافتاء، جامعۃ الرشید، کراچی

11/رجب 1439ھ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
دارالافتاء جامعۃ الرشید سے جاری ہونے والا ہر فتوی درج کیے گئے سوال کے مطابق دیا جاتا ہے، اگر صورتحال پوچھے گئے سوال کے برعکس ہو تو یہ فتوی کالعدم سمجھا جائے گا۔
المفتی آن لائن ALMUFTI ONLINE